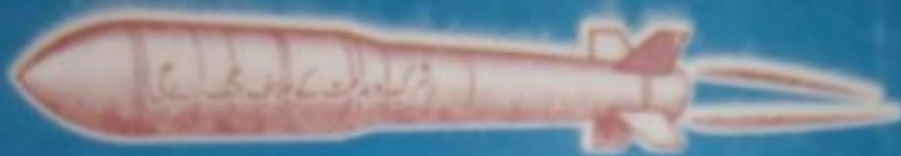


ادھر کی کونسا طرف ہے

أَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ



دیوبندی میرا ملک

سوال۔ جواباً

(ترتیب و تالیف)

مولانا غلام غوث آریاناوی

حق محمد عدنان فاروق

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ

دیوبندی میزائل

سوالا جوابا

جیسے نداء یغرائی کی حرمت اور انبیاء و اولیاء سے علم غیب کی نفی اور آنحضرت کی بشریت کا واضح ثبوت نیز بعض فرقہ باطلہ و ضالہ کی تردید قرآن و سنت و ائمہ اربعہ کے اقوال کی روشنی میں کی گئی ہے۔ ہر مسلمان کے گھر میں اسکا ہونا ضروری ہے۔

مولانا غلام غوث آربانوی

خطیب جامع مسجد سردار محمد زمان خان صاحب محمد شہی
بھی مستند شہی مستونگ

نام کتاب _____ دیوبندی میٹر
 نام مولف _____ مولانا غلام غوث آریانوی
 تاریخ اشاعت _____ ربیع الثانی ۱۳۲۰ھ، ۱۹۹۹ء
 کتابت _____ شاہد اقبال بٹ
 قیمت _____ 15 روپے

ملنے کے پتے

۱. حافظ محمد عثمان شاہ عراقی، مدرسہ جامعہ مطلق العلوم بروری روڈ کورٹ
۲. عبداللک و محمد اسحاق قویہ، جامعہ مفاح العلوم مستونگ
۳. مولانا عبدالعزیز جمالی، الہ آباد سبھی بومستان
۴. مولانا غیر الدین عطیہ مدنی مسجد فیروزہ مراد جمالی
۵. سید رشید اللہ شاہ امروٹی، جامعہ امروٹیہ اوسٹہ محمد بومستان
۶. سید ارشد شاہ، نظام الدین شاہ جامعہ مدینۃ العلوم بمعاک
۷. مولانا عبدالغنی، مولانا محمد قاسم مدرسہ ہاشمیہ فیروزہ الہ یار
۸. رحمانیہ کتب خانہ مسجد روڈ مستونگ
۹. مولانا عبدالستار کھوکھی، مدرسہ خالد بن ولید کورٹ

فہرست

عاقل پیر۔ پاگل فقیر	۱۱	والا فقہائے احناف کے نزدیک مندرج
یا رسول اللہ مدد، سوال و جواب	۱۲	کافر ہے۔
یا محمدؐ بھنا، لکھنا، . . .	۱۳	شیخ جیلانیؒ کے نزدیک حضورؐ کو
الصلوة والسلام علیک		عالم الغیب کہنے والا کافر ہے
یا رسول اللہ، سوال و جواب	۱۴	آنحضرتؐ نور بالبشر، سوال و جواب
حضورؐ کے عالم الغیب اور حاضر		امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک شیعہ کافر ہے
ناظر ہونے کی متعلق، سوال و جواب	۱۹	امام مالکؒ
وہ احادیث مبارکہ جو نفی		امام شافعیؒ
علم غیب آنحضرتؐ پر دال ہیں	۲۸	امام حنبلؒ
اولیاء کرام کی روحوں کو		مجدد المہف ثانیؒ کا فتویٰ
حاضر ناظر جاننا، سوال و جواب	۳۱	بدعتی مولوی کی امامت
آنحضرتؐ کو غیب دان کہنے		

انتساب!

مادرِ علمی دارالعلوم دیوبند کے
 جس نے برصغیر میں وہ نامور مجاہد اسلام
 کے پھول میدان میں لائے جنہوں نے شرک و بدعت
 نیز اہل شرک اور اہل بدعت کے خلاف برسرِ پیکار ہو کر توحید
 و سنت کے گلستان کی آبِ یارمی اپنے خون سے کی ہے۔
 ”خدا رحمت کند درویشانِ پاک طینت را“
 اللہ تعالیٰ اس مادرِ علمی کا سایہ تادیر قائم و دائم رکھے۔

”آمین“

خاکِ پائے علماء دیوبند

غلامِ غوث آربانوی مفتی

۸۔ ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ۔ یومِ قیس

رائے گرامی !

مرد میدان مجاہد اعظم حضرت مولانا عبدالباقی صاحب، شیخ الحدیث و مدیر

جامعہ مفتاح العلوم کوئٹہ

حاند و مصلیٰ۔ بعد۔ دیوبندی میزائل۔ تالیف مولانا غلام غوث

آریانوی صاحب، شیخ الحدیث مفتاح العلوم مستونگ، نگرے گوئی

مکملہ تعالیٰ عقیدہ حقہ کی تائید اور اہل بدعت اور مشرکین عجم کے عقیدہ

فاسدہ کی تردید قرآن و سنت و اقوال ائمہ سے کی گئی ہے۔

اہل سنت و جماعت (دیوبندی) عقیدہ یہ ہے کہ کائنات میں

معبود و مسجود ذات صرف اور صرف وہی ہے۔ غائبانہ پکار اور مشکل

کشتی کے لائق صرف وہی ذات باری تعالیٰ ہے جو کہ اپنی قدرت

و علم کے لحاظ سے ہر جگہ ہر آن موجود ہے۔ آنحضرت کائنات کے سردار

اور خیر البشر ہیں۔ اللہ تعالیٰ مولف کو جزائے خیر دے۔

عَبْدُ الْبَاقِی حَضْرَت ۲۶، ربیع الاول ۱۴۲۲ھ

رائے گرامی !

مبلغ الاسلام مولانا عبد السلام

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبی بعدہ
مولانا غلام غوث آریانوی شیخ الحدیث جامعہ متعارفہ
مستونگ نے دیوبندی میزائل لکھ کر اُمتِ مسلمہ پر عظیم احسان کیا
جزاؤم اللہ احسن الجزاء ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس
خدمت کو قبول فرما کر ایسے جذبات کی مزید توفیق عطا فرمائے۔
دینی دعوت جس طرح زبان سے ہو سکتی ہے اسی طرح
تعیف و تالیف بھی اس کا بہترین ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ خلوص
سے نوازے اور کتاب کو ذریعہ ہدایت بنائے۔

احقر عبد السلام عفی اللہ عنہ

جامعہ فاروقیہ بس اڈہ مستونگ

۲۰۔ ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ

راتے گرامی !

حضرت العلامة جامع معقول و منقول

حضرت مولانا علم الدین صاحب مزار شیخ الحدیث
دار الغیوض کندھ کوٹ سندھ۔

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ بعد تمام عبادات فرائض ہوں

یا نوافل، نماز کی صورت میں یا رکوع، روزہ ہو یا حج یہ موقوف ہیں۔

تصحیح عقائد پر اگر عقیدہ قرآن و سنت کے مطابق ہے تو یہ عبادات اللہ

کے ہاں مقبول و منظور ہیں۔ خدا خواستہ اگر عقیدہ میں شرک و بدعت

کے جراثیم گھس کر آئے ہیں تو کوئی عبادت بارگاہ خداوندی میں سے

قبول نہیں بلکہ مردود اور ناقابل قبول ہے بغیریکہ شرک اور بدعت ایک

مہلک روحانی بیماری ہے جو آخری ابدی زندگی کے لئے تباہ کن ہے

”دیوبندی میزائل“ تالیف مولانا غلام غوث آربانوی نعت

کی اہم ضرورت ہے۔ جس میں غائبانہ پکار بغیر اللہ کی تردید اور غیر اللہ

سے علم غیب کی نفی اور صحابہ کرامؓ کی مقدس جماعت سے بغض و
 عداوت فتنہ باغیہ کا حکم قرآن و احادیث اور تصریحات ائمہ اربعہ کی
 روشنی میں ذکر کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کو جزائے خیر دے اور کتب کو
 ذریعہ ہدایت بنائے۔

”امین“

علم الدین مزارعی مصنف

خادم الحدیث ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ

رائے گرامی!

قاطع شرک و بدعت، خطیب اہل سنت، مجاہد
ملت حضرت مولانا عزت اللہ صاحب، فاضل دیوبند، خطیب
جامعہ مسجد مستونگ۔

الحمد لله الذي جعل الميزان قايماً هداية للمبتدئين وجعله سيفاً
قاطعاً على عنق المصردين الرضاخانيين الذين سماهم الله
المشركين، في كتابه المبين، وجعله معياراً للعق وحصاناً للضرب
الغافلين وسلاماً تسليماً كثيراً كثيراً - أما بعد - دیوبندی میزائل
تالیف مولانا غلام غوث آربانوی، پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی
اس کو چلا کر دیکھا واقعی ہدف پر گولہ داغنے پر قدرت رکھتا ہے۔
دور مار ہے۔ نشانہ قلب بدعت اور اہل بدعت پر ٹھیک ٹھاک
لگتا ہے۔ پاگل فقیر کی کمپنی کے خرافاتی گولے مصنوعی جن کے موجب
انگریز ہے۔ غرضیکہ پاگل فقیر کے پاس ایسی گولے بے حساب ہیں۔

مگر عاقل پیر کے میزائل گولے مدنی اور منگی ہیں۔ چودہ سو سال پہلے
 مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں اسلامی جرنیلوں نے تیار کیے ہیں۔ جو
 چلا کر آڑا پھٹے ہیں۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ تقویٰ و اہل کے
 درمیان امتیاز کرنے والی ہے۔

صحابہ کرامؓ معیار تقویٰ ہیں ۳ فرقوں میں ناجی صرف ایک
 فرقہ ہے باقی سب طرافات ہیں۔ وہ ناجی فرقہ رسول اللہ ﷺ اور
 صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چلنے والا ہے۔ یا گل فقیر کو چاہیے کہ وہ
 خدا اور مہذب دھرمی کو چھوڑ کر دیوبندی میزائل کے گولوں کو اپنے
 لیے مشعل راہ بنائے اور عاقل پیر کی اقتداء کر کے ضال اور مضل
 بننے سے بچ کر رہے۔ اللہ تعالیٰ موافق کی محنت کو شرف قبولیت
 سے نواز کر دیوبندی میزائل کو قبولیت عامہ بخشے۔ "آمین"

عزت اللہ فاضل دیوبند

خطیب جامع مسجد مستونگ
 ۲۲ جولائی ۱۴۳۳ھ

پہلے اسے پڑھیے

عاقل پیر — پاگل فقیر

دیوبندی میزائل سوال: جواباً ترتیب دی گئی ہے تو سائل پاگل فقیر اور
مجیب عاقل پیر ہے۔

پاگل فقیر — السلام علیکم یا رسول اللہ مدد

عاقل پیر — وعلیکم السلام۔ یا اللہ مدد۔ جناب پاگل فقیر

صاحب دو تین سال سے نظر نہیں آرہے ہو۔ اس وقت

کہاں رہائش پذیر ہو۔

پاگل فقیر — مشرک آباد، تحصیل بدعت پور میں رہائش پذیر

ہوں

عاقل پیر — وہاں شکم پروری کے کون سے ذرائع ہیں؟

پاگل فقیر — ہمارے اپنے شکم پروری کے ذرائع بے شمار اور

ان گنت ہیں۔

یا رسول اللہ ﷺ مدد کہنے کے متعلق سوال جواب

پاگل فقیہ — ہم تو اٹھتے، بیٹھتے یا رسول اللہ ﷺ مدد کہتے رہتے ہیں مگر آپ دیوبندی صرف اور صرف یا اللہ ﷻ کہنے کے قائل ہیں تو کہیں ماقول پیر — قرآن مجید اور حدیث شریف نے ہمیں یہی تعلیم دی ہے اور ساتھ تفسیر بھی کی ہے کہ اٹھتے، بیٹھتے مدد کیلئے صرف اور صرف یا اللہ ﷻ مدد کہا کرو۔ قرآن مجید میں ہے، وما النصر الا من عند اللہ، کہ مشکل وقت میں یا اللہ ﷻ مدد کہو کیونکہ نصرت خدا ہے وہی نصرت اللہ ﷻ کے حصہ قسمت میں ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ واذا استعنت فاستعن باللہ، اور اگر مدد مانگنا ہو تو صرف اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ۔ یعنی مشکل اور مصیبت کے وقت یا اللہ ﷻ مدد کہا کرو۔ معلوم ہوا کہ غیر اللہ سے خواہ بنی ہو یا ولی یا نفوس، قطب ہو مدد مانگنا حرام اور ناجائز ہے۔ لہذا پریشانی اور مصیبت میں یا رسول اللہ ﷺ کہنا، یا شیخ عبد القادر جیلانی مدد، دم دنگیر، تیاڑی غازی، دوپاسی، بھٹائی، قلندر شاہ، شہباز قلندر، بابا فرید، علی عمرہ

شمس تبریز، ربی لال، بہادر نہرا، یک پاسی، پیر کلزی، محمود گورم
 فقیر سلیمان، سخی تھنگو، حق باہو، پیر کچی، خاکی شاہ، پیر لیٹو، پیر بھٹو
 خواجہ ولی، دکانی بابا، بخاری بابا، بی بی زیارت، بابا زیارت، بابا
 جنیل، سید کریم بابا، سالم شاہ، مست توکلی، شیخ تفتی، پیر کھلو،
 پیر مینچی، پیر کھی، شیخ حسین بابا، پیر جوگل، شیخ حاجی، شیر جان آقا
 بی بی صاحبہ، پیر دلو، پیر پنجم، ہفت ولی، فقیر ہونک، غوث
 بادشاہ، عزت شاہ، سید موریز، ملا نوش بابا، شیخ عمر بابا
 ملا کوچک، پیر لنگو، بھٹل فقیر، فقیر کھیل، صوفی شاہ، پیر احمد
 شاہ، پیر حیدر شاہ، پیر فتح خان، شاہ عبداللہ جان، شیر حب،
 پیر آلہ یار، خلیفہ شریف، سخی بابا، بابا بلو، پھلوان بابا، پیر غائب،
 پیر کپو، پیرک بابا، فقیر محمد تفتی وغیرہ کو مشکل اور مصیبت میں پکارنا
 حرام اور ناجائز ہے۔

اگر یہ عقیدہ ہو کہ نبی اور ولی ہماری پکاروں کو سنتے ہیں۔
 اور عالم الغیب اور حاضر و ناظر ہیں تو یہ کفر ہے اور ایسا عقیدہ

رکھنے والا شخص کافر اور مرتد ہے۔ ان کے ہاتھ کا ذبحہ حرام ہے لہذا مسلمان کو چاہیے کہ عاقبت ردا اور مشکل کشا صرف اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکت کو جانے اور ہر قسم کی معیبت اور مشکل میں یا اللہ مدد کیجے۔ اس سے بخوبی ظاہر ہوا کہ یا رسول اللہ مدد کہنا حرام اور ظاہر ہے اور کہنے والا نافرماں ہے۔

یا محمد کہنے اور لکھنے کے متعلق سوال و جواب

یا گل فیر۔۔۔۔۔ ہم یا محمد کہتے ہیں نیز اپنے مساجد کے محرابوں پر یا اللہ کے بالمقابل یا محمد بھی لکھا کرتے ہیں اور گروں میں بہترین کتبوں کی صورت میں یا اللہ کے ساتھ یا محمد بھی کتبہ پر لکھ دیتے ہیں اور ہم یا گل اور جاہل طبقہ اسے عشق اور محبت نبویؐ کی علامت سمجھتے ہیں۔ مگر آپ دیوبندی حضرات اس سے روکتے اور منع کرتے ہیں۔ آخر کیوں؟

عاقلاً پیر۔۔۔۔۔ آپ کا نام لے کر یا محمد کہنا اور لکھنا بے ادبی ہے

قرآن و سنت سے ممانعت ثابت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے
 لَا تَجْعَلُوا دَعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ وَدَعَاءَ بَعْضِكُمْ بَعْضًا۔

ترجمہ: رسولؐ کو اس طرح نہ پکارو جس طرح کہ آپؐ آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو
 اس کی تفسیر میں علامہ قرطبیؒ لکھتے ہیں کہ، لَا تَقُولُوا
 يَا مُحَمَّدُ، ترجمہ: "یا محمدؐ نہ کہو"۔ تفسیر منبر میں ہے، اِی لَانْدَعَا
 رَسُولَ اللَّهِ بِاسْمِهِ اَنْ تَقُولُوْنَ يَا مُحَمَّدُ۔ تفسیر سورہ صافات
 ترجمہ: رسول اللہؐ کا نام لے کر یا محمدؐ مت پکارا کرو۔

صاحب مظہریؒ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں، عن ابن
 عباس قال كانوا يقولون يا محمد فأنزل الله تعالى هذا الآية
 ترجمہ: حضرت عباسؓ فرماتے ہیں کہ لوگ یا محمدؐ کہا کرتے تھے: تو
 اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتار دی۔ یعنی یا محمدؐ کہنے سے روک دیا۔

تفسیر ابن کثیرؒ میں ہے، حضرت مقاتلؒ فرماتے ہیں کہ اس
 آیت سے بنی کو بلائے وقت یا محمدؐ سے منع کیا گیا ہے۔ ابن کثیرؒ ص ۲۲
 علامہ آلوسیؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں، كانوا يقولون

یا محمدؐ یا ابا القاسم فمنها هم الله تعالیٰ عن ذالک۔۔۔
ترجمہ: لوگ یا محمدؐ یا ابا القاسم کہا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا
کہنے سے منع فرمایا۔

صاحب معارف القرآن اس آیت کے تحت رقمطراز ہیں
جب تم (صحابہ) رسول اللہؐ کو کسی ضرورت کے تحت بلاؤ یا قائل
کرو تو عام لوگوں کی طرح آپؐ کا نام لیکر یا محمدؐ نہ کہو کہ یہ بے ادبی ہے
غلام یہ کہ "یا محمدؐ" کی ممانعت قرآن مجید سے روز روشن
کی طرح ظاہر ہے۔ جب صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ کی مقدس اور مہر
جماعت کو جبکہ آپؐ سامنے موجود اور حاضر ہوں۔ تنفس نفیس خطا
سننے ہوں تو یا محمدؐ کہنا منع کیا گیا ہے۔ اس وقت تو بطریق اولیٰ
یا محمدؐ کہنا اور لکھنا منع ہے۔ مگر تعجب ہے مشرک مولوسیٰ اور
مشرک پیر کی جرات پر کہ قرآن مجید نے تو یا محمدؐ کہنے سے منع
فرمایا اور وہ اسے عشق اور محبت نبویؐ کی علامت کہنے سے تمکنت
نہیں۔ بتلائیے یہ خیانت نہیں، یقیناً خیانت ہے۔ تو یہ مشرک

مولوی اور مشرک پیر بھی دنیا کا بدترین غائن ہے۔ اللہ تعالیٰ
ایسے نجس اور گندہ عقیدہ رکھنے والے مشرکین کی چال اور دھوکے سے
تمام مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ آمین

یوحی اللہ عبد اقبال امینا

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ کی متعلق سوال جواب

پاگل فقیر۔۔۔۔۔ ہم ہر آذان سے پہلے یا بعدہ۔ الصلوۃ والسلام
علیک یا رسول اللہ۔ لازمی کہتے ہیں اور اسے ضروری خیال کرتے
ہیں۔ مگر آپ کے دیوبندی موزن آذان دیتے وقت قبل از آذان
یا بعدہ، اس جملوں کے کہنے کا اہتمام نہیں کرتا ہے۔ یہ کیوں؟

عاقل پیر۔۔۔۔۔ یہ بدعت ہے دیوبندی سنت کا نام اور کام
ہے۔ آنحضرت کی شریعت مطہرہ میں اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ صحابہ
کرام کے مقدس دور میں بھی اس کا نام و نشان تک نہیں۔

دیوبندی کی آذان، آذانِ بلالی ہے نہ کہ آذانِ خیالی یہی وجہ
ہے کہ آج بھی عربین شریفین میں آذانِ بلالی دیکھائی ہے۔ باقی اگر ان

جہلوں کے کہنے والے کا عقیدہ اگر آنحضرتؐ کا ہر جگہ موجود ہونے کا ہے تو
 یہ کفر ہے۔ اصل میں الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ
 کے روضہ اقدس کے سامنے کھڑے ہو کر کہا جاتا ہے جو کہ باعث ثواب
 اور ثواب ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، من صلی علیٰ ہند قبر سید
 ترقیہ جو شخص میرے روضہ کے پاس آکر درود پڑھتا ہے تو میں
 ہوں۔ اور آنحضرتؐ نے فرمایا، جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو
 اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔

غرضیکہ آنحضرتؐ کی ذات اقدس پر درود شریف پڑھنا
 باعث ترقی درجات اور نجات اخروی کا ضامن ہے۔ بشرطیکہ وہ
 درود شریف شریعت کے حکم کے مطابق پڑھا اور بھیجا جائے۔ بالی
 آذان سے پہلے یا بعد الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ
 مداخلت فی الدین اور بدعت ہے جو کہ واجب ترک ہے۔ مسلمانوں
 کے لئے اتباع سنت خیر نام کا حکم ہے اور بدعت سے نفرت کرنا
 کا بدعت کو رواج دینے والے لوگ خواہ مولوی ہوں یا پیر اسلام

کے بدترین دشمن ہیں۔ ان مولوی اور پیروں کی تعظیم حرام اور ناجائز ہے۔ نیز ان کے کچھ نمازیں پڑھنا درست نہیں۔ اگر غلطی سے کوئی نماز پڑھ بھی لی ہے تو اس نماز کا اعادہ اور لوٹنا ضروری اور واجب ہے۔

حضور کے عالم الغیب اور حاضر و ناظر کے متعلق سوال اور جواب

پاگل فخر۔۔۔۔۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ آنحضرتؐ کو جمیع ماکان و مایکون کا

علم ہے اور آپؐ ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں۔ لیکن آپؐ دلو بندہ کہتے ہیں کہ

عالم الغیب اور ہر جگہ موجود صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس

ہے نہ کوئی بنی عالم الغیب ہے اور نہ ہی کوئی بزرگ ولی اور پیرو فقیر

تو اس پر ذرا روشنی ڈالئے۔

عادل پیر۔۔۔۔۔ آپؐ کا یہ عقیدہ کفریہ ہے اور اس سے فوری توبہ

کی ضرورت ہے۔ مسلمان کا یہ پختہ عقیدہ ہے کہ کائنات کا ذرہ، ذرہ

پوشیدہ چیزوں کے جاننے والی ذات صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی

ہے۔ جو کہ عالم الغیب والشہادۃ ہے اور ہر جگہ علم و قدرت کے لحاظ

سے موجود ہونا صفت باری تعالیٰ ہی ہے۔ نہ تو کوئی یا ولی عسالم

الغیب ہے اور نہ ہی ہر جگہ موجود، کان و مایکون کا علم خاصہ خداوند
 ہے۔ آنحضرتؐ کو اللہ تعالیٰ نے بہت علوم اور مصارف دیئے ہیں کہ
 وہ کسی اور رسول و نبی کو عطا ہوئے اور نہ ہی کسی ملائکہ مقرب کو
 دیو بندی عقیدہ تو یہ ہے کہ،

بعد از خدا بزرگ قوتی قصہ فقر

لیکن اس کے باوجود ہر وقت اور ہر جگہ آپؐ نہ تو حاضر ناظر تھے اور
 ہی جمع ماکان و مایکون کا علم آپؐ کو عطا کیا تھا۔ بلکہ قرآن و حدیث و
 آنحضرتؐ کے حاضر و ناظر ہونے کی نفی ثابت ہوئی ہے۔ ہم یہاں صرف
 چند آیات قرآنیہ اور چند صحیح احادیث بطور نمونہ عرض کرتے ہیں۔

۱۔ وَلَوْ كُنْتَ اعْلَمُ الْغَيْبِ لَاسْتَكْمَرْتَ مِنَ الْمُنِظِرِ (اعراف)

ترجمہ: اور اگر میں جانا کرتا غیب کی بات تو بہت خوبیاں لیتا۔

آیت مذکورہ میں مطلق علم غیب کی نفی مقصود ہے کہ اگر مجھے

غیب کی کسی بات کی بھی خبر ہوتی تو میں بہت کچھ منافع حاصل کر لیتا

اور مجھے کوئی تکلیف نہ ہوتی اور نہ کبھی نقصان پہنچتا۔ حالانکہ تم دیکھتے

ہو کہ میرا حال اس کے خلاف ہے۔ پس اسی سے سمجھ لو کہ مجھ کو
غیب کا علم نہیں۔

۲۔ قل لا اقول لكم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب
ترجمہ: تو کہہ میں نہیں کہتا تم سے کہ میرے پاس خزانے اللہ تعالیٰ
کے اور نہ میں جانو غیب کی بات۔

اس آیت سے بھی نفی علم غیب پیغمبر علیہ السلام سے مراد
ہے۔ کہ پیغمبر علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کہلواتا ہے کہ آپؐ یہ کہہ دیں
میں عالم الغیب نہیں۔ مگر مشرک مولوی بفسد ہے کہ آپؐ کو کان
وما یكون کا علم دے دیا گیا ہے۔

۳۔ قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ انزل
ترجمہ: آپؐ کہہ دیجئے کہ جتنی مخلوقات آسمانوں اور زمین میں موجود
ہیں (ان میں سے) کوئی بھی غیب نہیں جانتا سوائے اللہ تعالیٰ کے۔
اس آیت سے معلوم ہوا کہ زمین اور آسمان میں کوئی
مخلوق خواہ انبیاء ہوں یا فرشتے یا غوث و قطب یا جن ہوں غیب

دان نہیں ہو سکتے۔ غیب کو صرف ایک اللہ وحدہ لا شریک نہ
 ہی جانتا ہے اس لیے کہ علم غیب خاصہ خدا ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ
 اپنے آخری نبی کی زبان مبارک سے یہ اعلان کر دیا ہے ہیں کہ کائنات
 میں کوئی مخلوق غیب دان نہیں۔ سوائے اللہ تعالیٰ۔

مگر تعجب ہے مشرک بدعتی مولوی و پیر پر کہ آنحضرتؐ
 کو غیب دان جانتا ہے۔ نہ تو اللہ تعالیٰ سے شرماتا ہے اور نہ ہی
 اُس کے رسول مقبولؐ سے اور نہ ہی آخرت کی رسوائی اور ذلت سے
 ۳۔ وعنده مفاخ الغیب لا یعلمها الا هو۔ (انعام)

ترجمہ: غیب کی کنجیاں اللہ ہی کہ پاس ہیں۔ اس کے سوا ان
 کو کوئی نہیں جانتا۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ غیب کے خزانے اللہ
 کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ کسی بھی نبی یا ولی کی ان تک رسائی
 ممکن ہی نہیں۔ کیونکہ غیب صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات
 اقدس جانتا ہے۔ اس کے سوا کائنات میں کسی کو بھی غیب کا

علم ہے ہی نہیں۔ غیر اللہ کے لیے خواہ نبی ہو یا ولی علم غیب ثابت کرنا
کفر ہے۔ لہذا کسی پیر و فقیر خواہ حقیقی پیر ہو یا رسمی اور جعلی ان کو غیب
دان جاننا حرام ہے اور ایسا عقیدہ رکھنے والا کافر اور مرتد ہے۔ جیسکہ
ہم آگے چل کر قرآن و سنت اور فقہاء اُمت کی روشنی میں روز
روشن کی طرح ثابت کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

۵۔ لہ غیب السموت والارض ابصر بہ واسمع (کہو)
ترجمہ: اس کے پاس ہیں چھپے بحید آسمان اور زمین کے غیب
دیکھنا، سُننا ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ زمین اور آسمان کے غیب کا
علم کلی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ یعنی ذرہ، ذرہ کائنات کا
علم غیب صرف اُسی ذات اقدس کیساتھ خاص ہے جو کہ عالم الغیب
والشہادۃ اس کی صفت ممتازہ اور خاصہ ہے اور کسی مخلوق کے
لیے خواہ نبی ہو یا فرشتہ یا جن اور ولی، اس میں کوئی حصہ نہیں
لہذا انبیاء مکی جماعت مقدسہ کو نیز اولیاء کرام کو غیب دان جاننا

حادث ہے اور ایسے لوگ جاہل اور بے دین ہیں۔ اگرچہ وہ اپنے آپ کو برہم خویش مولوی یا پیر کہلاتے ہیں۔

۶. یَسْئَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ ثُمَّ رَاجِعْهُ د. لوگ پوچھتے ہیں تجھ سے قیامت کو، تو کہہ اس کی غیب ہے اللہ ہی کے پاس۔

اس آیت سے مراد معلوم ہوا کہ قیامت کا علم اللہ کے سوا کسی بھی مخلوق کو نہیں کہ کب قائم ہوگی۔ نہ ہی اللہ تعالیٰ نے کسی کو اطلاع دی ہے۔ جو لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ کو یقیناً قیامت کے خاص وقت کا علم تھا وہ یقیناً قرآن مجید سے جنگ اور اللہ تعالیٰ سے بغاوت کرتے ہیں۔ ایسے باغی مشرکین سے تعلق رکھنا اور نشست و برخواست کرنا اور ان کی تعظیم کرنا حرام ہے۔

۷. یَسْئَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مَرْسُهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ

ترجمہ: تجھ سے پوچھتے ہیں کہ قیامت کس وقت ہے تو کہہ کہ اس

کی خبر تو ہے میرے رب ہی کے پاس۔ وہی کعبول دیکھا دے گا اس کو اپنے وقت پر۔

جب قیامت کے متعلق آنحضرتؐ سے سوال کیا گیا کہ وہ کب آئے گی۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی جس میں یہ بتلایا گیا کہ قیامت کے وقت کا علم ذات باری تعالیٰ سے مخصوص ہے اور اسی ذات پاک کو معلوم ہے کہ قیامت کب ہوگی۔ کسی بھی آسمانی اور زمینی مخلوق کو اس کی اطلاع نہیں۔

۸. اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا. وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِمَا تَأْتِي الْاَرْضَ يَوْمَ تُمَوَّتُ. اِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (نہان)

ترجمہ: ۱۔ بے شک اللہ جبر ہے اس کے پاس ہے قیامت کی خبر۔ اور اُتارتا ہے بارش اور جانتا ہے ماں کے پیٹ میں اور کوئی جی نہیں جانتا کیا کرے گا کل اور کوئی جی نہیں جانتا کس زمین میں مرے گا۔ تحقیق اللہ ہے سب جانتا، خبردار۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ پانچ چیزیں وہ ہیں کہ نہ ان کو کوئی مقرب فرشتہ جانتا ہے نہ کوئی برگزیدہ بنی۔ پس جو کوئی ان میں سے کسی چیز کے علم کا دعویٰ کرے تو اس نے قرآن کے ساتھ کفر کیا۔ کیونکہ اس نے کھلی مخالفت کی۔

عمدة القاری شرح بخاری میں ہے، جو شخص ان پانچ میں سے کسی ایک کے بھی علم کا دعویٰ کرے تو وہ قرآن کا منکر ہے اور گویا اس نے قرآن مجید کے ساتھ کفر کیا ہے۔

وہ احادیث مبارکہ جو نفی علم غیب آنحضرتؐ پر درال ہیں۔

۱۔ عن عائشہؓ قالت من اخبرک ان محمداً يعلم خصالہ التي قال

اللہ تعالیٰ ان اللہ عنده علم الساعة فقد اعظم الغيبة ۱۔ کلام

ترجمہ ۱۔ صدیقہ کائناتؓ فرماتی ہیں کہ جو آپؐ کو یہ کہے کہ آنحضرتؐ پانچ

چیزیں (غیب کی) جانتے تھے تو اس نے بہت بڑا ہمتان باندھا۔

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰؓ سے آنحضرتؐ

سے علم غیب کی نفی فرما رہی ہیں۔ مگر مشرک مولوی اور مشرک پیر

بند ہے کہ آنحضرتؐ ماکان و مکون کے عالم تھے، سچ کہا گیا،
بے میا باشش ہرچہ خواہی کن

۶. عن جابر قال سمعت رسول الله يقول قبل ان يموت بشهر
تسلوني هن الساعة وانما علمها عند الله.

ترجمہ: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریمؐ سے سنا۔ آپ
اپنی وفات سے صرف ایک ماہ قبل فرماتے تھے کہ آپ لوگ مجھ سے
قیامت کے متعلق پوچھتے ہو۔ حالانکہ قیامت کا علم صرف اور صرف
خدا ہی کو ہے۔

آنحضرتؐ نے صاف صاف فرما دیا ہے کہ قیامت کب آئے
گی۔ مجھے اس بارے میں کوئی ظلم نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی کی ذات پاک
کے پاس قیامت آنے کا علم ہے۔ مگر مشرک مولوی اور مشرک
جعلی پیر نے اس حدیث کے بالمقابل اپنا نظریہ گھڑ لیا ہے۔
اللہ تعالیٰ ایسے افراد کے فریب و مکر سے مسلمانوں کو محفوظ
رکھے اور اپنے نبی پاک کے فرمان کی مطابق عقیدہ اپنانے کی توفیق دے۔

۳. عن الربیع بنت معوذ قالت دخل علی رسول اللہ صبیحت عرسہ و عندی جاریتان تغنیان و تقولان، ولینا بنی یعلم ما فی غد فقال اما هذا فلا تقولاه لایعلم ما فی غد الا الله۔

ترجمہ ۱۔ ربیع بنت معوذ فرماتی ہیں کہ میری شادی کی صبح کو رسول اللہ میرے یہاں تشریف فرما ہوئے۔ میرے پاس اس وقت دو لڑکیاں گادہی تھیں ان اشعار میں سے یہ قلم بھی تھا کہ ہم میں ایسے بنی بھی موجود ہیں جو آئندہ کی باتوں کو جانتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ مت کہو۔ کیونکہ مستقبل کی باتوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ نے اپنی طرف فیص کی باتوں کو نسبت کرنے کو ناپسند فرما کر ستمی سے روک ٹوک دیا۔ مگر اندازہ لگائیے مشرک مولوی اور جعلی پیر کے نظریہ اور عقیدہ کا کہ ہر آن اور ہر مکان میں آنحضرتؐ کو حاضر اور ہر پوشیدہ باتوں کو جانتے والا کہنے سے شرماتا نہیں بلکہ فرماتا ہے۔ نیز آنحضرتؐ کے

تعلیمات کے مطابق عقیدہ رکھنے والے مومنین کو وہابی کہہ بدنام کرنے کی مذہب کو ششش میں معرف ہے

۳. عن انس کان النبی اذا فقد الرجل ثوبه ثلثه ايام سأل عنه فان کان غائباً دعا له وان کان شاهداً زاره وان کان مريضاً عاده۔ (کنز العمال)

ترجمہ: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ جب کسی کو تین دن تک نہ دیکھتے تو اُس کے متعلق پوچھتے۔ پھر اگر معلوم ہوتا کہ وہ شخص باہر گیا ہوا ہے تو آپؐ اس کے لیے دعائے خیر فرماتے۔ اگر وہ گھر ہی میں ہے تو آپؐ بذات خود تشریف لے جاکر اس سے ملے اور اگر معلوم ہوتا کہ وہ مریض ہے تو اس کی صبح پر سی کے لیے تشریف لے جاتے۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ کو جمیع ممالک و ممالک کا علم تھا اور نہ آنحضرتؐ کو کسی متعلق دریافت فرمانے کی ضرورت ہی کیا تھی۔

۵. عن ابن عباس کان النبی لا یعرف فصل السورۃ حتی

نزل علیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم (ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ بنی علیہ السلام سورتوں کا فصل نہیں جانتے تھے۔ یہاں تک کہ آپؐ پر بسم اللہ نازل ہوئے۔ بسم اللہ کے نزول کے بعد ہی آپؐ سمجھے تھے کہ یہ سورۃ پہلی نازل شدہ سورۃ سے جدا ہے۔

اس حدیث سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ کو جمع ماکان وما یכון کا علم نہیں تھا۔ ورنہ سورتوں کا باہمی فصل معلوم کرنے کیلئے نزول بسم اللہ کی ضرورت نہ ہوتی۔

خلاصہ یہ کہ قرآن و سنت سے بخوبی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کائنات میں خدائے وحدہ لا شریک کے سوا کوئی پوشیدہ چیزوں کو جاننے والا نہیں۔ خواہ نبی ہو یا فرشتہ یا جن خواہ غوث یا قطب ہو یا بزرگ و پیر و فقیر۔ کیونکہ علم غیب خاصہ خداوندی ہے۔ باقی اگر کسی نبی کو کوئی پوشیدہ چیز، غیب کی باتیں خدا تبارے تو یہ اطلاع علی الغیب ہے۔ اس سے نبی عالم الغیب نہیں کہلاتا۔ ایسی چیزوں

ہوئے صرف فتادی بزاز یہ کے حوالہ نقل کرنے پر اکتفا کر رہے ہیں۔
 فتادی بزاز یہ میں ہے، من قال ان ارواح المشائخ
 حاضر تعلم بکفر۔

ترجمہ: جس کا یہ عقیدہ ہے کہ اولیاء کرام کی روہیں حاضر اور سب
 یکجا جاتی ہیں وہ کافر ہے۔

ہذا شہباز قلندر، علی بھویری، بھٹائی، بابا فرید، شمس تبرک
 یک پاسی، دو پاسی، فقیر تھنگو، فقیر الہ یار، خلقہ شریف، لکڑی بابا
 قلندر شاہ، پیر جو نکل، محمود گورام، بابا جنیل، ہفت ولی، بابا ولی
 خواجہ ولی، بابا زیارت، بی بی زیارت، فقیر لیٹو، پیر بھٹو، خاکی شاہ
 فقیر حبیب شاہ، ریٹی لعل، پیر کھی، پیر کھلو، فقیر ہونگ، بلا نوش
 پھل چوٹو، شیخ تقی، تقی بابا، خرواری بابا، شیخ بابا، شیخ حاجی، شیخ
 عمر، شیر حبیب، پیر پنجم، پیر گنجہ، دلو بابا، بلو بابا، غوث بادشاہ
 مورینہ بابا، تیار غازی، پیر صابر بابا، پیر سالم بابا، پیر درپہرا، فقیر
 سلیمان، مست توکلی بابا، پیر کھی، پیر مینھی، پیرک بابا، دیوان بابا

۱۔ صاحب بحر الرائق زین العابدین ابن نجیم تحریر کرتے ہیں۔
 لو تسزوج بشهادة الله ورسوله لا ينعقد النكاح و
 يكفر لا اعتقاده انه صلى الله عليه وسلم يعلم الغيب
 ترجمہ۔ اگر کسی نے نکاح کرتے وقت اللہ اور اس کے رسول کو گواہ
 بنایا تو نکاح نہیں ہوگا اور ایسا شخص کافر ہوگا کیونکہ اس کا یہ اعتقاد
 ہے کہ آنحضرتؐ عیب دان ہیں۔

غور کیجئے فقہ ابن نجیم آنحضرتؐ کے متعلق غیب دانے
 عقیدہ رکھنے والے کو دو لوگ الفاظ میں کافر کہہ رہے ہیں۔ بادجو کہ
 فقہاء کی جماعت فتویٰ کفر دینے میں بہت محتاط ہے مگر اس
 عقیدہ رکھنے والے شخص کو بلا تامل کافر کہہ رہی ہے۔
 ۲۔ ملا علی قاری حنفی فرماتے ہیں۔

وذكر الحنفية تصريحاً بالتكفير باعتقاد النبي يعلم
 الغيب۔ (شرح فقہ اکبر)

ترجمہ۔ ۱۔ فقہاء احناف نے تصریح کی ہے آنحضرتؐ کے متعلق یہ اعتقاد

رکعت کا آپ غیب جانتے تھے یہ کفر ہے۔

۳. قاضی صاحب لکھتے ہیں، رجل متزوج امرأة بغير شہود فقال الرجل للمرأة، خذ ارا وایتمبرا گواہ کر دیم، قالوا ینکوت کفرا لانہ اعتقد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب وهو ما کان یعلم الغیب حین کان فی الاحیاء فکیف بعد الموت۔ (قادی قاضی خان)

ترجمہ۔ ایک آدمی نے گواہوں کے بغیر کسی عورت سے نکاح کیا۔ اور نکاح کے وقت یہ کہا کہ ہم نے خدا اور اس کے رسول کو گواہ بنایا ہے۔ فقہاء نے کہا کہ یہ کہنا کفر ہے۔ اسلئے کہ اس شخص نے یہ اعتقاد رکھ لیا کہ رسول کریم عالم الغیب ہیں۔ حالانکہ نبی زندگی میں جب غیب دان نہیں تھے تو وفات کے بعد کیسے غیب دان ہو سکتے ہیں۔ دیکھئے قاضی خان قالوا کہہ کر تمام فقہاء کے قول کو نقل کر رہے ہیں کہ تمام فقہاء کرام ایسا عقیدہ رکھنے والے شخص کو متفقہ طور پر کفر کہہ رہے ہیں۔ مگر مشرک مولوی پر حیرت ہے کہ اپنے کو حنفی کہلانے

اور ضغیت کا دعویٰ کرنے کے باوجود فقہانے احناف کے عقیدہ کے خلاف
اپنا نیا کفریہ عقیدہ گھڑ کر اس پر مہر اور بھند ہے۔ یہ بھی یاد رکھیے کہ فقہ
مذہب امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل کا بھی اس بارے
میں متفقہ فیصلہ ہے کہ جو شخص آنحضرت کے متعلق یہ عقیدہ رکھے کہ آپ
علم غیب جانتے تھے وہ کافر اور مرتد ہے۔

عرفیکہ مذاہب اربعہ کے فقہاء، محدثین، مفسرین نے ایسا
عقیدہ رکھنے والے کو قطعی کافر کہا ہے۔ لیکن تعجب ہے مشرک مولوی
پر کہ یہ عقیدہ رکھ کر بھی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا ہے۔

اے اعرابی! اس راہ کہ تو می رومی قبر کستان است
مزید یہ کہ اگر آنحضرت غیب دان ہیں تو قرآن مجید کی وحی
کی کیا ضرورت تھی۔ کیونکہ جو غیب دان ہوتا ہے وہ نہ کسی سے سیکھتا
ہے اور نہ وحی کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ ہی تعلیم کی ضرورت ہوتی
ہے۔ اور قیامت میں جب آنحضرت بارگاہ ایزدی میں سجدہ ریز ہونگے
اس وقت اللہ تعالیٰ آنحضرت کو وہ کلمات حمد سکھائیں گے جو خاص

ہیں۔ اگر نبی کریمؐ غیب دان ہیں تو قیامت میں کیوں سکھایا جانے
 گا۔ قیامت میں تو وہ تعلیم حاصل کرے جو غیب دان نہ ہو۔ اگر آنحضرتؐ
 ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں تو معراج کیسے ہوا۔ کیونکہ وہ تو پہلے ہی سے آسمانوں
 اور عرش تک موجود تھے اور آنحضرتؐ نے ہجرت کی ہے یا نہیں۔ اگر
 مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کی ہے تو حاضر و ناظر کیسے ہوئے یا ہجرت
 کا انکار لازم آئے گا۔

اگر آنحضرتؐ ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں تو سفر میں نماز قصر کیوں
 پڑھتے ہیں۔ کیونکہ جو ہر جگہ موجود ہوتا ہے وہ نماز قصر نہیں کرتا۔
 اگر آنحضرتؐ ہر جگہ موجود اور حاضر و ناظر ہیں تو پھر تم نماز کیوں
 پڑھتے ہو اور منبر پر بیٹھ کر داعظ و تعزیر کیوں کرتے ہو۔ کیا آپ کی
 امامت اور داعظ و تعزیر آنحضرتؐ سے بڑھ کر اور زیادہ ہے یا حضورؐ
 نے آپ کو خلیفہ مقرر فرمایا ہے۔ اگر آنحضرتؐ ہر جگہ موجود اور حاضر
 و ناظر ہیں تو بلند آواز سے درود شریف کیوں پڑھتے۔ حالانکہ حضورؐ کی
 موجودگی اور مجلس میں آواز بلند کرنے سے اللہ تعالیٰ نے رد کا ہے۔

اگر حضور ہر جگہ موجود اور غیب دان ہیں تو معراج سے واپسی پر مشرکین نے بیت المقدس کے بابت سوال کیا تو آپ پریشان کیوں ہوئے اور اتنی پریشانی کی ضرورت ہی کیا۔ اگر آنحضرتؐ غیب دان اور حاضر ناظر ہیں تو غزوہ بنی معطلق میں بی بی عائشہ صدیقہ کا ہار گم ہوا تو تلاش کرنے کی کیا ضرورت۔ مگر تلاش کے باوجود بارگاہِ ملنا، چہ معنی دارد، حالانکہ وہ ہار اونٹ کے نیچے پڑا ہوا تھا۔

اگر آنحضرتؐ غیب دان اور حاضر ناظر ہیں تو سکہ کو صحابہ کرام کو جاسوسی کے لیے بھیجنا کیا مطلب۔ اگر آنحضرتؐ عالم الغیب اور ہر جگہ موجود ہیں تو یہودی عودت کی طرف زہر آلود گوشت کیوں تناول فرمایا۔ جس کے کھانے سے چند صحابہؓ شہید بھی ہوئے۔

اگر آنحضرتؐ عالم الغیب اور ہر جگہ موجود ہیں تو بی بی عائشہ صدیقہ پر تہمت لگنے کی صورت میں پریشان کیوں نظر آتے ہیں۔

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے نزدیک آنحضرتؐ کو عالم
الغیب کہنے والا کافر ہے

یا علی فقیر۔۔۔۔۔ اگر کسی شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ آنحضرتؐ عالم الغیب
ہیں تو شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا اس بارے میں کیا فتویٰ ہے ؟
عقل پیر۔۔۔۔۔ جو شخص کسی نبی یا ولی یا فرشتہ اور جن یا کسی پیر
فقیر کو کارساز اور طیب دان جانتا ہے اور انکو مصیبتوں میں پکارتا
ہے۔ حاجت روا اور مشکل کشا سمجھتا ہے اور یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ
وہ ہماری تمام پکاروں کو سنتے جانتے ہیں اور ہمارے کام کو دالیم ہیں
انکے متعلق شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا فتویٰ یہ ہے کہ وہ کافر اور مشرک
ہے۔ ان کا کوئی نکاح نہیں اور فرماتے ہیں کہ جبکہ آنحضرتؐ کے
متعلق یہ اعتقاد ہے کہ وہ بھی مہربان سنتے اور جانتے ہیں وہ بھی
کافر ہے۔

من یعتقد أن محمداً ^{علیہ السلام} الغیب فهو کافر لأن علم الغیب حصۃ
مختصۃ باللہ سبحانه (مقدمہ جوامع القرآن ص ۳۱ بحوالہ مراء الحقیقہ ص ۳)

جناب پاگل فقیر صاحب معلوم ہوا کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ
 کے نزدیک ایسا عقیدہ رکھنے والا کافر ہے۔ ایسا شخص بزمِ ثوبیس
 حضرت جیلانیؒ سے دن میں سو مرتبہ محبت کا دم کیوں نہ بھرتا ہوا وہ
 ماہ کی مخصوص تاریخ کو حضرت جیلانیؒ کے نام پر دودھ کے کئی گونے کیوں
 نہ پیغم کرتا ہو۔ ہر حال میں شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اسے کافر کہتے ہیں۔
آنحضرتؐ کے نور یا بشر ہونے کے متعلق سوال اور جواب

پاگل فقیر ————— آنحضرتؐ نور ہیں یا بشر؟

عادل پیر ————— آنحضرتؐ نور بھی ہیں اور بشر بھی۔

پاگل فقیر ————— یہ کیسے کہ نور بھی ہوں اور بشر بھی؟

عادل پیر ————— آپؐ پیدائش اور خلقت کے لحاظ سے بشر بلکہ

سید البشر اور غیر البشر ہیں اور صفت اور ہدایت کے لحاظ سے آپؐ

نور ہیں۔ خلاصہ یہ کہ آپؐ کی ذات بشر یعنی انسان ہیں اور آپؐ

کی صفت نور یعنی نور ہدایت ہیں۔

پاگل فقیر ————— قرآن مجید میں آنحضرتؐ بشریت یعنی انسان

ہونے کا ثبوت ہے ؟

ماقل پیر — بے شمار قرآنی آیات آپ کی بشریتِ انسان ہونے پر دلائل کرتی ہیں۔ یہاں چند آیات بطور نمونہ مشمت نمونہ خروار سے پیش کی جاتی ہیں۔

۱۔ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمُ اللَّهُ وَاحِدٌ۔ (پہا فم سجدہ ۱۸)
ترجمہ : تو کہہ میں بھی آدمی ہوں جیسے تم مجھ پر وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود خدا ہے واحد ہے۔

یہاں آیت میں نبی کی زباں در فشان سے آپ کی بشریت یعنی انسان کا نص صریح سے اعلان ہو رہا ہے اور قیامت تک اعلان ہوتا رہے گا اور یہ بھی ذہن نشین اور یاد رہے کہ حق کا نص لاکھ لاکھ کافر ہے۔ لہذا آنحضرت کی بشریت کا انکار کرنے والا کافر ہے اگرچہ وہ اپنے آپ کو کفر سے بچانے کیلئے ہزاروں تاویلوں اور حیلوں سے کام کیوں نہ لے۔

۲۔ قُلْ سَمْعَانُ رَبِّي هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا مِّثْلَ رَسُولٍ (پہا سورہ بنی اسرائیل ۶)

ترجمہ ۱۔ تو کہہ سبحان اللہ۔ میں تو نہیں مگر ایک آدمی بھیجا ہوا۔
 علامہ یہ ہے کہ جیسے پہلے پیغمبر آئے اور وہ آدمی تھے۔ لیکن
 پیغمبر کو خدائی کے اختیارات حاصل نہیں تو میں بھی ایک آدمی ہوں میں
 اپنا فرض رسالت پورا کر رہا ہوں۔ یہاں سے اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر سے
 اعلان کر دیا ہے میں کہ آپ اپنی بشریت دنیا والوں کے سامنے ظہور
 کر دیں کہ میں ایک انسان ہوں۔

مگر مشرک مولوی کو خدائی اعلان پر یقین اور کبر و سرکشی
 اس لئے تو آنحضرتؐ کو بشر نہیں کہتا۔

۳۔ لقد مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ (پ ۲)
 آل عمران ۴) ترجمہ ۱۔ اللہ نے احسان کیا ایمان والوں پر جو بھیجا ان میں
 رسول ان ہی کی جنس سے۔

وضاحت ۱۔ یعنی انہی کی جنس اور قوم کا ایک آدمی رسول
 بنا کر بھیجا۔ جس کے پاس نبیؐ، بات چیت کرنا، زبان سمجھنا اور ہر
 قسم کی انوار و برکات کا استفادہ کرنا آسان ہے۔ اس کے احوال

اخلاق، سوانح زندگی، امانت و دیانت، خدا ترسی اور پاک بازی سے وہ خوب طرح واقف ہیں۔ اپنی ہی قوم اور کنبے سے جب معجزات ظہر ہوتے دیکھتے ہیں تو یقین لانے میں زیادہ سہولت ہوتی ہے۔ فرض کرو کوئی جن یا فرشتہ رسول بنا کر بھیجا جاتا تو معجزات دیکھ کر یہ خیال کر لینا ممکن تھا کہ چونکہ جنس بشر سے جدا گانہ مخلوق ہے۔ شاید یہ خوارق

اس کی خاص صورت نوحیہ اور طبیعت جنیہ و ملیکیہ کا نتیجہ ہو۔
۳۔ لقد جاءکم رسول من انفسکم۔ (پٹ نوحیہ) (تفسیر طہانی ص ۳۰)

ترجمہ ۱۔ آیا ہے تمہارے پاس رسول جو تمہاری جنس (بشر) سے ہے۔
اس آیت سے بھی آنحضرتؐ کی بشریت یعنی انسان ہونا ثابت ہے۔

یہ تو اختصاراً صرف چند آیات پیش کی گئی ہیں جن سے آنحضرتؐ کا آدمی ہونا روز روشن کی طرح واضح ہے۔ اسی طرح بے شمار آیات ہیں جن میں نبی علیہ السلام کی بشریت کا ثبوت ہے۔
پاکل فقیر۔۔۔ کیا حدیث شریف میں آنحضرتؐ کی بشریت کا

ثبوت ہے؟

عادل پیر۔۔۔۔۔ بے شمار اور ان گنت احادیث جناب نبی کریم ﷺ بشریت پر دلائل کر رہی ہیں۔ طوالت کا خوف دامن گیر ہونے کی وجہ سے صرف چند احادیث کے ذکر پر اکتفا کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احادیث کو ذریعہ ہدایت بنائے

۱۔ عن اُمّ سلمہ ان رسول اللہ قال انما انا بشر وانکم تختصمون الی اللہ
بعضکم ان یکون الحق بحجت من بعض فاقضی لہ

ترجمہ: حضرت اُمّ سلمہ فرماتی ہیں کہ رسول کریم نے فرمایا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ میں ایک انسان ہوں اور تم اپنے فیض (محلکے) سے کر میرے پاس آتے ہو۔ ممکن ہے تم میں کوئی شخص اپنے دلائل پیش کرنے میں دوسرے سے زیادہ فصیح اور بیان کا حامل ہو اور وہ اسکا بیان سُن کر اسی کے مطابق فیصلہ کر دوں۔ لہذا وہ شخص کہ جس کے حق میں کسی ایسی چیز کا فیصلہ کروں جو حقیقت میں اس کے بھائی مسلمان کی ہو۔ اس چیز کو نہ لے کیونکہ (ایسی صورت میں گیا)

میں اسکے حق میں آگ کے ایک ٹکڑے کا فیصلہ کروں گا۔ مشکوٰۃ: جلد اول، ص ۱۰۸
 وضاحت: "میں ایک انسان ہوں" کے ذریعہ اس طرف
 اشارہ مقصود ہے کہ سہو اور نسیان کسی انسان سے بعید نہیں اور
 انسان کی فطرت اور وضع بشری کا تقاضہ یہ ہے کہ وہ کسی معاملہ کے
 صرف اسی پہلو کو دیکھے جو ظاہری طور پر عیاں ہو اور اس کے متعلق
 اسی بات کو قبول کرے جو ایک کھلی ہوئی دلیل کی صورت میں اس
 کے سامنے آنے اور چمکے میں بھی ایک انسان ہوں اور اس حیثیت
 سے وہ تمام احکام و عقائد میں غلطی پر بھی پیش آتے ہیں جو بشریت کا خاصہ
 ہے اور جن کا تعلق انسانی جبلت سے ہے (معاذ حق تعالیٰ) اس حدیث شریف
 سے صاف صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ انسان ہیں اور انسان ہونے کا خود آنحضرتؐ
 اعلان فرما رہے ہیں کہ مسلمانوں کو تو آنحضرتؐ کے قول سے پر
 ہنکتہ یقین اور ایمان ہے۔ اگر کسی کو آنحضرتؐ کے انسان ہونے میں
 شک ہو تو ایسے شخص کے ایمان مشکوک ہے۔ ایسے کہ ایسا شخص
 منکر حدیث کہلاتا ہے اور منکر حدیث باتفاق امت کافر ہے۔ لہذا بشریت

النبی کا انکار بھی کفر۔

۲۔ وعن رافع بن خدیج قال قدم نبی المدینة وهم یؤسرون النخل فقال ما تصنعون قالوا کنا نمنعہ قال لعنکم لولم تفعلوا کان خیرا فذکرہ فنقعت قال فذکروا ذالک له فقال انما انا بشر اذا امرتکم بشی من امر دینکم فخذوا به واذا امرتکم بشی من رایی فامضوا انما بشر (شکوۃ بحوالہ مسلم) ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت مدینہ تشریف لائے اس وقت مدینہ کے لوگ کھجور کے درختوں میں پتھر کیا کرتے تھے۔ آنحضرت نے (یہ دیکھ کر) فرمایا یہ تم کیا کرتے ہو۔ اہل مدینہ نے عرض کیا، ہم ایسا ہی کرتے رہے ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اگر تم ایسا نہ کرو تو ہتر ہو۔ چنانچہ لوگوں نے (آپ کا یہ ارشاد سن کر) اسے چھوڑ دیا اور اس سال پھل کم آیا۔ راوی کہتے ہیں کہ اس کا تذکرہ آنحضرت سے کیا گیا۔ آپ نے فرمایا، میں بھی ایک انسان ہوں لہذا جب میں تمہیں کسی ایسی چیز کا حکم دوں جو تمہارے دین کی ہو تو اسے قبول کر لو اور جب میں کوئی بات اپنی عقل سے تمہیں بتاؤں تو سمجھ لو کہ میں بھی انسان ہوں۔ (شکوۃ بحوالہ مسلم)

وضاحت: آخر حدیث میں آنحضرتؐ کے ارشاد کا معنی

یہ ہے کہ میں بھی ایک انسان ہوں۔ دنیاوی اسباب کے سلسلہ

میں مجھ سے خطا بھی واقع ہو سکتی ہے۔ اور صواب بھی۔ مگر میں کسی

دنیاوی معاملے میں اپنی کسی ایسی اجتہادی رائے کا اظہار کروں جو

ومی کے زیر حکم نہ ہو تو اس پر عمل کرنا ضروری نہیں ہے (مظاہر حق ص ۱۱۱)

۳۔ حضرت انسؓ راوی ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ: "قبر میں دو فرشتے

آتے ہیں،" فيقولان ما كنت تقول في هذا الرجل لمحمد۔ یعنی

مردے سے پوچھتے ہیں کہ تم اس شخص محمدؐ کے بارے میں کیا کہتے ہو۔

وضاحت: اس حدیث میں آنحضرتؐ کو الرجل سے تعبیر

کیا گیا ہے اور رجل کے معنی آدمی کے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ

آنحضرتؐ انسان ہیں۔ جناب بنی کریمؐ کی بشریت کا انکار حماقت اور جہالت

۴۔

۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ راوی ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔

إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ أَنَسِيْ مَا تَنَسَوْنَ فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي

ترجمہ ۸۔ میں بھی تو انسان ہوں۔ جس طرح تم بھولتے ہو اسی طرح میں بھی بھول جاتا ہوں۔ جب میں بھول جایا کروں تو مجھے یاد دلایا کرو۔
 ۵۔ حضرت انس بن مالکؓ راوی ہیں کہ ام سلیمؓ سے آنحضرتؐ نے فرمایا، میں نے اپنے رب ذوالجلال سے عرض کیا،

انما انا بشر ارضی لکما یرضی البشر و اغضب لکما یغضب البشر۔
 ترجمہ ۹۔ تحقیق میں بھی ایک انسان ہوں خوش ہوتا ہوں جس طرح انسان خوش ہوتا ہے اور میں ناراض ہوتا ہوں جیسا کہ انسان ناراض ہوتے ہیں (مسلم)

یہاں حدیث شریف کا مقصود ہی جملہ ذکر کیا گیا۔ جس سے آنحضرتؐ کی بشریت صاف صاف ظاہر ہے۔

جناب پاگل فقیر صاحب یہ چند احادیث پیش کی گئی ہیں جن سے آپؐ نے اندازہ لگایا ہوگا کہ آنحضرتؐ کی بشریت یعنی انسان ہونا ایسی حقیقت ہے جس سے انکار ناممکن ہے۔ مگر خدا اور ہٹ دھرمی کا کوئی علاج ہی نہیں۔

مزید کہ اگر نبی کو نور من نور اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات سے
 نور مانا جائے تو آنحضرتؐ کو خدا مانا ہوگا کیونکہ یہ مسلم بات اور حقیقت ہے
 کہ جب سمندر یا دریا کے پانی سے کم یا زیادہ پانی جدا کیا جائے تو سب
 پانی کہلانے لگا۔ اس طرح جو خدا سے نکلا یا الگ کیا ہوا ہے وہ بھی خدا
 کہلانے لگا۔ پھر اگر نبی نور ہیں تو انکی آل اور اولاد بھی نور ہوں گی۔ جیسا
 کہ اگر ایک چراغ سے کئی چراغ روشن کئے جائیں تو وہ چراغ ہی کہلانے
 لگے۔ پھر تو سارے دنیا کے مومن نور ہو جائیں گے کیونکہ آنحضرتؐ کا ہر شاگرد گوی
 ہے کہ کل نقی نقی فہو آلی یعنی ہر متقی اور پرہیزگار وہ نبی کی آل ہے۔
 اس سے ثابت ہوا کہ کتبہ ارض پر نور ہی نور رہتے اور بستے ہیں
 پاگل فقیر صاحب یہود اور نصاریٰ نے بھی بعینہ اسی طرح کیا کہ پہلے
 نبیوں کو خدا کا بیٹا قرار دیکر پھر خود خدا کے بیٹے بن بیٹھے۔ تو آپ حضرات
 نے بھی نبی کو نور کہہ کر دراصل خود نورانی بن بیٹھے اور پھر نعرہ لگایا کہ،
 نورانی نور ہے، ہر بلا دور ہے۔ مگر حقیقت پوچھیے تو نعرہ لگانے میں آپ
 کو دھوکا لگا ہے۔ کیونکہ اصل میں آپ کو یوں نعرہ لگانا چاہیے تھا کہ،

نورانی نور ہے مگر تو عید و سنت سے دور ہے۔

پاگل فقیر صاحب، نور نہ تو کھاتا ہے اور نہ پیتا ہے اور نہ ہی شادی دیا کرتا ہے۔ مگر آنحضرتؐ کھاتے پیتے تھے اور ازواجِ مطہرات اور اولاد کے مالک تھے۔

امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک شیعہ کافر ہے

پاگل فقیر — ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ شیعہوں کے متعلق کب فرماتے ہیں؟

عاقل پیر — امانا امام اعظم ابو حنیفہؒ کے رافضی یعنی شیعہ کافر ہیں۔ مگر پاگل فقیر صاحب آپ حنفی ہونے کے دعویدار ہونے کے باوجود شیعہوں سے آپ لوگوں کے بڑے مراسم ہیں۔ آپ ان کی مجالس میں اور وہ آپ کی مجالسوں میں اور جلوسوں میں شریک ہو کر ایک دوسرے سے محبت اور بھائی چارہ کا اظہار کرتے ہو اور ان جلوسوں اور جلسوں میں سنی، شیعہ بھائی، بھائی کے پر جوش نعرے بھی لگتے ہیں۔ مگر ہمیں ایک تعجب ضرور لاحق ہے کہ اصحابِ رسولؐ کے دشمنوں سے دوستی اور

محبت کا دم بھرنے والا عاشق رسول کیسے بن بیٹھا۔ ہمارا دیوبندی مسلک اور ہنکتہ یقین یہ ہے کہ جو شخص صحابہ کرام کا دشمن ہے وہ آنحضرت کا بدترین دشمن ہے اور جو شخص آنحضرت کا دشمن ہو وہ براہ راست خدا کے دوزخ برتر کا دشمن ہے اور خدا نے وعدہ لا شریک لہ کے دشمنوں کی سزا دوزخ ہے۔

تو جناب پاگل فقیر صاحب دوزخیوں سے دوستی اور تعلق آپ کو مبارک ہو۔ ویسے میں کہاوت ہے، الجنس میل الی الجنس، حوالہ ملاحظہ کیجئے چنانچہ صواعق مرقہ میں ہے، فاذا قال ابو حنیفہ بتکفیر من ینکر امامتہ العدین فتکفیر لا عنہ عندہ اولیٰ۔ ترجمہ: جب امام اعظم نے عدین اکبر کی خلافت کے منکر کو کافر کہا ہے تو عدین اکبر پر لعنت بھیجنے والا تو بطریق اولیٰ ان کے نزدیک کافر ہو گا۔ (صواعق مرقہ)

امام مالکؒ کے نزدیک صحابہؓ سے بغض رکھنے والا کافر ہے
 پاگل فقیر۔۔۔۔۔ امام مالکؒ کا شیعوں کے بارے میں کیا فتویٰ ہے؟

ماقل پیر۔۔۔۔۔ امام مالکؒ نے شیعوں کے متعلق کفر کا فتویٰ دیا ہے

صواعق مرقہ میں مذکور ہے۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں،

مَنْ غَاظَهُ الصَّحَابَةُ فَهُوَ كَافِرٌ (صواعق مرقہ ص ۱)

ترجمہ۔ جو شخص صحابہ سے بغض اور عداوت رکھے وہ کافر ہے۔

اور اشغال قاضی عیاض میں ہے، وقال مالک بن انس

وغيره من ابغض الصحابة وسبهم فليس له في المسلمين حق

ترجمہ۔ امام مالکؒ اور دیگر فقہاء نے فرمایا کہ جو شخص صحابہ سے

بغض رکھے یا انکو گالی دے اسکا مال نے میں کچھ بھی حصہ نہیں۔

امام شافعیؒ کے نزدیک شیعہ کافر اور مرتد ہے۔

یا گل فقیر۔۔۔۔۔ امام شافعیؒ کا شیعوں کے متعلق کیا رائے ہے؟

ماقل پیر۔۔۔۔۔ امام موصوف نے بھی دوسرے آئمہ کرام کی طرح

شیعوں کو کافر قرار دیا ہے۔ چنانچہ صواعق مرقہ میں مرقوم ہے۔

ومن ثم وافقه الشافعي في قوله بكفرهم (صواعق مرقہ ص ۱)

ترجمہ۔ امام شافعیؒ نے بھی اتفاق کرتے ہوئے شیعوں کو کافر کہا ہے

تو اس سے معلوم ہوا کہ امام شافعیؒ کے نزدیک بھی رافضی
کافر اور مرتد دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ نیز امام شافعیؒ نے
رافضیوں کو بہت بڑا پھوٹا بھی قرار دیا ہے چنانچہ امام شافعیؒ فرماتے
ہیں کہ، ماریت قومًا اشہر بالورور من الرافضہ۔

یعنی رافضیوں سے بڑھ کر بھوٹ بولنے والے میں نے نہیں
دیکھے ہیں۔

حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے شیعوں کو اسلام سے خارج قرار دیا
پاگل فقیر۔۔۔ امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک شیعہ مسلمان ہے یا کافر؟
عاقل پیر۔۔۔ آئمہ ثلاثہ کی طرح حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے
نزدیک بھی شیعہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ چنانچہ صراحہ
اسلول میں ہے، مَنْ شَتَّمَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعَالِشَةَ مَا أَرَاهُ عَلَى
الْإِسْلَامِ۔

ترجمہ: امام احمدؒ فرماتے ہیں، جو شخص ابو بکرؓ اور عمرؓ و عائشہؓ کو گالی دے
میں اسے مسلمان نہیں سمجھتا۔

امام احمد ہر ایسے شخص کو مسلمان نہیں کہتا جو صحابہ کرام کے
مقدس، مطہر جہالت پر تبرا اور شتم بازی کرتا ہے۔ تعجب تو ان
مولوی حضرات پر ہے جو ایسے منحوس شخص کو مسلمان کہنے پر بغض
مگر وہ یاد رکھیں کہ ان کا علی مقام حضرت امام احمد بن حنبل
سے زیادہ نہیں۔

امام ربانی شیخ احمد مجد الف ثانی کا فتویٰ ملاحظہ ہو۔

پاگل فقیر۔۔۔۔۔ مجد الف ثانی کا شیعہ کے متعلق کیا فتویٰ ہے؟
عاقل پیر۔۔۔۔۔ مجد الف ثانی شیخین یعنی ابو بکر و عمرؓ کو برا بھلا
کہنے اور ان سے بغض رکھنے والے کو کافر کہا ہے۔ چنانچہ وہ قرآن
ہیں، بغض ایشان کفر است۔۔۔۔۔ سب شیخین کفر است و احوال
صحیحہ براں دال است۔

ترجمہ۔ حضرت ابو بکر و عمرؓ سے بغض و سب و شتم کرنا کفر ہے اس
پر احادیث صحیحہ دال ہیں۔

بدعتی مولوی کی امامت کے متعلق سوال و جواب

پاگل خیر — کیا بدعتی کے پچھے نماز پڑھنا جائز ہے، کیا بدعتی امامت کے قابل ہے؟

ماقل پیر — ہرگز جائز نہیں کیونکہ آج کل بدعتی گروہ کے عقائد حد شرک تک پہنچے ہوئے ہیں۔ لہذا ان کے پچھے نماز نہیں ہوتی البتہ اگر کوئی بدعتی شرکیہ عقائد نہ رکھتا ہو بلکہ موعود ہو۔ صرف نتیجہ، چالیسواں وغیرہ جیسی بدعات میں مبتلا ہو اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔ یہ ایسے بدعتی کا حکم ہے جو مشرک نہ ہو۔ آج کل جو بدعتی مولوی ہیں وہ بڑا مشرک ہیں۔ ان کے پچھے نماز قطعاً نہیں ہوتی۔ اگر بھول سے پڑھ لی تو اعادہ نماز ضروری ہے

(مسائل امامت ص ۸۵، بحوالہ احسن الفتاویٰ)

آخر میں بارگاہِ ایزدی میں دستِ دعا میں کہ اللہ تعالیٰ ہماری
 اس عظمیٰ محنت کو شرفِ قبولیت سے نواز کر اسے ذریعہ ہدایت
 بنا کر ہمارے لیے ذخیرہ آخرت بنائے آمین یا اللہ العالمین بحمدہ
 سید المرسلین و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ
 و اصحابہ الطاہرین و الطین۔

امیر غلام غوث آر بانی نوبی عنی اللہ

۸ ربیع الثانی ۱۳۳۰
 ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۳۰

خادم الحدیث نبوی ہامد مفتاح العلوم مستورنگ بزمِ پستان۔

(مؤلف کی دیگر تالیفات)

1. براہین دیوبندی
2. محفل میلاد و سنت یید عت
3. بدعت اور اہل بدعت کی حقیقت
4. قربانی کے فضائل و مسائل
5. رمضان المبارک کے فضائل و مسائل